غیر مسلموں کی عبادت گاہیں تعمیر کرنا

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

غیر مسلموں کی عبادت گاہیں، مثلا کلیسا (یہود کی عبادت گاہ)، کنیسا (گرجا، عیسائیوں کی عبادت گاہ)، آتش کدہ (مجوسیوں کی عبادت گاہ)، مندر (ہندوؤں کی عبادت گاہ) اور گوردوارہ (سکھوں کی عبادت گاہ) وغیرہ بنانا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے، کیونکہ اس سے کفر پر تعاون لازم آتا ہے۔

اسی طرح کفر وشرک کا باعث بننے والے مزاروں، قبوں اور مقبروں کا بھی یہی حکم ہے۔ مسلمان علاقوں میں ان کو گرا دیا جائے گا۔

اگر کفار کی عبادت گاہیں مسلمانوں کی مفتوحہ زمین میں پہلے سے موجود ہوں، تو اس کے دو حکم ہیں، اگر تو اہل ذمہ سے معاہدہ تشکیل پا جائے کہ ان کو کچھ نہیں کہا جائے گا، پھر وہ عبادت گاہیں باقی رکھی جائیں گی، البتہ ان کی تعمیر نو وغیرہ کی اجازت نہیں ہوگی۔

اگر ان سے معاہدہ نہ ہوا اور وہاں مسلمانوں کا مکمل قبضہ ہو جائے تو بادشاہ مصلحت کو مد نظر رکھ کر ان گرجوں وغیرہ کو گرا بھی سکتا ہے۔ البتہ اگر مسلمانوں کے لئے یہ عمل ضرر رساں بن رہا ہو، تو ایک مدت تک انہیں باقی بھی رکھا جا سکتا ہے۔

بعض علاقے خالص مسلمانوں کے ہوتے ہیں، جن کو مسلمان ہی آباد کرتے ہیں، پھر غیر مسلم بھی مسلمانوں کے ساتھ رہنے لگتے ہیں، جیسے اسلامی تاریخ میں بصرہ اور بغداد وغیرہ کے نام ملتے ہیں، تو وہاں اگر کوئی شخص کسی غیر مسلم کی عبادت گاہ بناتا ہے، تو اس عبادت گاہ کو

گرا دیا جائے گا۔ ان میں ناقوس بجانے کی اجازت نہیں دی جائے گی، شراب فروخت کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی اور نہ ہی خنزیر کھانے کی اجازت دی جائے گی اور نہ کوئی غیر مسلم کسی مسلمان کو شرک کی دعوت دے سکتا ہے۔ ذیل میں علمائے اسلام کی تصریحات ملاحظہ کیجئے:

غیر مسلمین کی عبادت گاہوں کا حکم:

علامہ ابوبکر طرطوشی رحمہ اللہ (۵۲۰) فرماتے ہیں:

هٰذَا مَذْهَبُ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ أَجْمَعِينَ .

(جو گرجا گھر آمد اسلام کے بعد بنائے گئے، انہیں منہدم کر دیا جائے گا اور نئے گرجے بنانے سے باز رہا جائے گا) یہ مسلمان علما کا اجماعی واتفاقی مذہب ہے۔"

(سراج الملوك، ص 138)

امام طاؤس بن کیسان رحمہ اللہ (۱۰۶ھ) فرماتے ہیں:

لَا يَنْبَغِي لَبَيْتِ رَحْمَةٍ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَيْتِ عَذَابٍ .

"رحمت والے گھر کو عذاب والے گھر کے قریب نہیں ہونا چاہئے۔"

(الأموال للقاسم بن سلام : 263، الأموال لابن زنجويه :401، وسندهٗ صحيحٌ)

اس قول کی وضاحت میں امام ابوعبید قاسم بن سلام رحمہ اللہ (۲۲۴ھ) فرماتے ہیں:

أُرَاهُ يَعْنِي الْكَنَائِسَ وَالْبِيعَ وَبُيُوتَ النِّيرَانِ، يَقُولُ : لَا يَنْبَغِي أَنْ تَكُونَ مَعَ الْمَسَاجِدِ فِي أَمْصَارِ الْمُسْلِمِينَ .

"ان کی مراد کنیسے، گرجے اور مجوسیوں کے آتش کدے ہیں۔ یہ چیزیں مسلمانوں کے علاقوں میں اللہ کی مسجدوں کے ساتھ نہیں ہونی چاہئیں۔"

(الأموال، تحت الحديث : 263)

علامہ سبکی (۷۵۶ھ) کہتے ہیں:

إِذَا أَبْقَيْنَا كَنِيسَةً فَإِنَّا نَقُولُ بِأَنْ لَا نَهْدِمَهَا ...... وَلَا يَلْزَمُ مِنْ ذٰلِكَ الْإِذْنُ فِيهَا وَلَا الْتِزَامٌ بِذٰلِكَ وَلَا التَّمْكِينُ مِنْ تَرْمِيمِهَا إِذَا شُعِّثَتْ وَلَا إِعَادَتُهَا إِذَا خَرِبَتْ، كُلُّ ذَلِكَ لَمْ يَرِدْ بِهٖ دَلِيلٌ شَرْعِيٌّ مَعَ أَنَّهٗ مِنَ الْمُحَرَّمَاتِ فَلَا يُمْكِنُ مِنْهُ لِأَنَّ الْأَصْلَ فِي الْمُحَرَّمَاتِ أَنَّهُمْ مَمْنُوعُونَ مِنْهَا مِثْلَنَا حَتّٰى يَرِدَ دَلِيلٌ عَلَى التَّقْدِيرِ فِيهِ وَالتَّمْكِينِ مِنْهُ أَعْنِي التَّرْمِيمَ وَالْإِعَادَةَ فَكَانَ مَمْنُوعًا .

''جب ہم کوئی کنیسا باقی رکھتے ہیں، تو ہمارا عقیدہ ہے کہ ہم کنیسوں کو منہدم نہیں کرتے۔......اس سے اجازت دینا لازم نہیں آتا، نہ ان کا التزام کرنا لازم آتا ہے اور جب وہ گر رہے ہوں، تو ان کی مرمت نہیں کرتے اور جب وہ خراب ہو رہے ہوں، تو ان کی اصلاح نہیں کرتے، کیونکہ ایسے کسی کام پر کوئی شرعی دلیل وارد نہیں ہوئی، یہ محرمات میں سے ہے اور محرمات میں اصل ممانعت ہے۔ جب تک کہ کوئی دلیل ان کی ترمیم یا مرمت کی مل جائے، لہٰذا یہ ممنوع ہے۔''

(فتاوى السّبكي : 2/386-387)

امام عمرو بن میمون بن مہران رحمہ اللہ (۱۴۷ھ) بیان کرتے ہیں:

كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنْ يُمْنَعَ النَّصَارٰى بِالشَّامِ أَنْ يَضْرِبُوا نَاقُوسًا، قَالَ : وَنُهُوا أَنْ يُفَرِّقُوا رُؤُوسَهُمْ وَأَمَرَ بِجَزِّ

نَوَاصِيهُمْ وَأَنْ يَشُدُّوا مَنَاطِقَهُمْ، وَلَا يَرْكَبُوا عَلٰى سُرُجٍ وَلَا يَلْبَسُوا عَصْبًا وَلَا خَزًّا وَلَا يَرْفَعُوا صُلُبَهُمْ فَوْقَ كَنَائِسِهِمْ فَإِنْ قَدَرُوا عَلٰى أَحَدٍ مِّنْهُمْ فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا بَعْدَ التَّقَدُّمِ إِلَيْهِ، فَإِنَّ سَلَبَهٗ لِمَنْ وَجَدَهٗ قَالَ : وَكَتَبَ أَنْ تُمْنَعَ نِسَاؤُهُمْ أَنْ يَرْكَبْنَ الرَّحَائِلَ .

''عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے لکھا کہ نصرانیوں کو شام میں ناقوس بجانے سے منع کر دیں، فرمایا: ان کو سر کی مانگ نکالنے سے منع کیا جائے گا۔ ان کے پیشانی کے بال کاٹنے کا حکم دیا، نیز حکم دیا کہ اپنی پٹیاں کس کر باندھیں، زین پر سوار نہ ہوں۔ عمامہ اور ریشم نہ پہنیں۔ اپنی صلیب گرجے کے اوپر آویزاں نہ کریں۔ تو اگر ان میں سے کوئی شخص ایسا کرے گا، اس کو اتار دیا جائے گا۔ نیز لکھا کہ ان کی خواتین کو کجاوں پر سوار ہونے سے منع کیا جائے۔''

(مصنّف عبد الرّزاق : 19235، وسندهٗ صحيحٌ)

امام قاسم بن سلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَكُونُ التَّمْصِيرُ عَلٰى وُجُوهٍ ؛ فَمِنْهَا الْبِلَادُ الَّتِي يُسْلِمُ عَلَيْهَا أَهْلُهَا، مِثْلُ الْمَدِينَةِ وَالطَّائِفِ، وَالْيَمَنِ، وَمِنْهَا كُلُّ أَرْضٍ لَمْ يَكُنْ لَهَا أَهْلٌ فَاخْتَطَّهَا الْمُسْلِمُونَ اخْتِطَاطًا ثُمَّ نَزَلُوهَا، مِثْلَ الْكُوفَةِ وَالْبَصْرَةِ، وَكَذٰلِكَ الثُّغُورُ، وَمِنْهَا كُلُّ قَرْيَةٍ افْتُتِحَتْ عَنْوَةً، فَلَمْ يَرَ الْإِمَامُ أَنْ يَرُدَّهَا إِلَى الَّذِينَ أُخِذَتْ مِنْهُمْ، وَلٰكِنَّهٗ

قَسَمَهَا بَيْنَ الَّذِينَ افْتَتَحُوهَا كَفِعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَهْلِ خَيْبَرَ، فَهٰذِهِ أَمْصَارُ الْمُسْلِمِينَ، الَّتِي لَا حَظَّ لِأَهْلِ الذِّمَّةِ فِيهَا، إِلَّا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَعْطٰى خَيْبَرَ الْيَهُودَ مُعَامَلَةً لِحَاجَةِ الْمُسْلِمِينَ كَانَتْ إِلَيْهِمْ، فَلَمَّا اسْتُغْنِيَ عَنْهُمْ أَجْلَاهُمْ عُمَرُ، وَعَادَتْ كَسَائِرِ بِلَادِ الْإِسْلَامِ، فَهٰذَا حُكْمُ أَمْصَارِ الْعَرَبِ.

''شہر کئی طرح کے ہوتے ہیں، بعض وہ ہیں، جہاں کے باسی اسلام قبول کر لیتے ہیں، جیسے مدینہ، یمن اور طائف ہیں۔ بعض وہ زمینیں ہوتی ہیں، جن کو مسلمان آباد کرتے ہیں، جیسے کوفہ، بصرہ اور اسی طرح سرحدیں، بعض وہ بستیاں ہوتی ہیں، جن کو فتح کر لیا جاتا ہے اور ان کے باسیوں کو وہاں سے نکال دیا جاتا ہے۔ بادشاہ یہ فیصلہ کرتا ہے کہ ان کو بستی واپس نہ کی جائے۔ بلکہ فاتحین کے درمیان تقسیم کر دی جاتی ہے۔ جیسے رسول اللہ ﷺ نے اہل خیبر کے ساتھ کیا تھا۔ یہ مسلمانوں کے شہر ہیں، ذمیوں کا ان میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ نے خیبر یہود کو دے دیا تھا، تاکہ اس سے وہ مسلمانوں کے ساتھ معاملہ کر سکیں۔ پھر جب ان سے مستغنی ہو گئے، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو وہاں سے نکال دیا۔ یوں یہ دیگر اسلامی شہروں کی طرح ہو گیا۔''

(الأموال، تحت الحديث: 269)

علامہ سبکی (۷۵۶ھ) کہتے ہیں:

لَا يَجُوزُ إِحْدَاثُ كَنِيسَةٍ فِيهَا وَكَذٰلِكَ لَا يَجُوزُ إِبْقَاؤُهَا فِيهَا عَلَى الصَّحِيحِ .

''مفتوحہ علاقوں میں نئے گرجے تعمیر کرنا جائز نہیں۔ اسی طرح (علامہ سبکی کی رائے کے مطابق) صحیح قول یہ ہے کہ پہلے سے موجود گرجا گھروں کو باقی رکھنا بھی جائز نہیں۔''

(فتاوی السّبكي : 394/2)

امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

إِنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْكَنَائِسِ تُهْدَمُ؟ قَالَ : لَا إِلَّا مَا كَانَ مِنْهَا فِي الْحَرَّةِ .

''آپ سے کنیسوں سے متعلق سوال کیا گیا کہ کیا ان کو گرادیا جائے گا؟ فرمایا: نہیں، البتہ مدینہ کے گرد حرہ میں اگر کوئی ہو، تو اس کو گرادیا جائے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 32984، وسندهٗ حسنٌ)

علامہ سبکی کہتے ہیں:

هٰذَا مِنْ عَطَاءٍ مَحْمُولٌ عَلٰى مَا إِذَا حَصَلَ صُلْحٌ عَلَيْهَا أَوْ احْتَمَلَ ذٰلِكَ.

''عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کا قول اس بات پر محمول ہے کہ جب ان گرجوں کے متعلق صلح ہو جائے یا صلح کا امکان ہو۔''

(فتاوی السّبكي : 394/2)

حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدْ صُولِحُوا عَلٰى أَنْ يُخْلٰى بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النِّيرَانِ وَالْأَوْثَانِ فِي

غَيْرِ الْأَمْصَارِ .

''ان سے صلح کی گئی کہ ان کے آتش کدوں اور بتوں کو شہروں کے علاوہ غیر آباد علاقوں میں باقی رکھا جائے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 32986، وسندهٗ صحيحٌ)

عوف بن ابی جمیلہ اعرابی رحمہ اللہ (۱۴۷ھ) بیان کرتے ہیں:

شَهِدْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ مَعْمَرٍ أُتِيَ بِمَجُوسِيٍّ بَنٰى بَيْتَ نَارٍ بِالْبَصْرَةِ فَضَرَبَ عُنُقَهٗ .

''میں عبداللہ بن عبید بن معمر کے پاس حاضر ہوا، ان کے پاس ایک مجوسی کو لایا گیا، جس نے بصرہ میں آتش کدہ بنایا تھا، تو انہوں نے مجوسی کی گردن قلم کر دی۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 32989، وسندهٗ صحيحٌ)

علامہ سبکی اس کی وجہ یوں بیان کرتے ہیں:

وَجْهُ هٰذَا أَنَّ الْبَصْرَةَ كَانَتْ مَوَاتًا فَأَحْيَاهَا الْمُسْلِمُونَ وَبَنَوْهَا وَسَكَنُوهَا فَلَا يَجُوزُ إِحْدَاثُ كَنِيسَةٍ فِيهَا وَلَا بَيْتِ نَارٍ فَلَمَّا أَحْدَثَ هٰذَا الْمَجُوسِيُّ بَيْتَ النَّارِ فِيهَا كَانَ نَقْضًا لِعَهْدِهٖ فَضَرَبَ عُنُقَهٗ لِذٰلِكَ .

''اس کی وجہ یہ ہے کہ بصرہ ایک بنجر زمین تھی، اسے مسلمانوں نے آباد کیا، تعمیر کیا اور اس میں سکونت پذیر ہوئے، لہٰذا اس میں کنیسا بنانا جائز نہیں تھا، نہ آتش کدہ بنانا جائز تھا۔ اس مجوسی نے آتش کدہ بنایا، تو یہ نقض عہد تھا، اسی لئے اس کی گردن قلم کر دی گئی۔''

(فتاوى السّبكي : 397/2)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ لِلْيُهُودِ وَالنَّصَارٰى أَنْ يُّحْدِثُوا فِي مِصْرٍ مَصَّرَهُ الْمُسْلِمُونَ بِيعَةً وَلَا كَنِيسَةً وَّلَا يَضْرِبُوا فِيهِ بِنَاقُوسٍ إِلَّا فِيمَا كَانَ لَهُمْ صُلْحٌ، وَلَيْسَ أَنْ يُظْهِرُوا الْخَمْرَ فِي أَمْصَارِ الْمُسْلِمِينَ .

''یہود و نصاریٰ کے لئے مسلمانوں کے کسی شہر میں کوئی کلیسا یا کنیسا بنانا جائز نہیں، وہ اس میں ناقوس نہیں بجائیں گے، الا یہ کہ جہاں صلح ہوگئی ہو اور مسلمانوں کے شہروں میں سرِ عام شراب (پینا اور بیچنا) جائز نہیں۔''

(أحكام أهل المِلَل والرّدة للخلّال : 346/1، وسندهٗ صحيحٌ)

امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مسلمان حکمران کسی عیسائی کو صلح کے لیے خط لکھنا چاہیے، تو اس میں یوں لکھے:

لَيْسَ لَكُمْ أَنْ تُظْهِرُوا فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْصَارِ الْمُسْلِمِينَ الصَّلِيبَ، وَلَا تُعْلِنُوا بِالشِّرْكِ، وَلَا تَبْنُوا كَنِيسَةً، وَلَا مَوْضِعَ مُجْتَمَعٍ لِصَلَاتِكُمْ، وَلَا تَضْرِبُوا بِنَاقُوسٍ، وَلَا تُظْهِرُوا قَوْلَكُمْ بِالشِّرْكِ فِي عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، وَلَا فِي غَيْرِهٖ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ....

''تم مسلمانوں کے شہروں میں صلیب آویزاں نہیں کرو گے، اعلانیہ شرک نہیں کرو گے، کنیسا تعمیر نہیں کرو گے، نہ ایسی جگہ جہاں تم جمع ہو کر نماز ادا کر سکو، ناقوس نہیں بجاؤ گے، نہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے متعلق کسی مسلمان کے سامنے شرکیہ قول کہو گے، نہ کسی اور کے متعلق۔''

(کتاب الأمّ: 209/4)

مزید لکھتے ہیں کہ مسلمان حکمران کو چاہیے کہ عیسائی ذمی کو یہ ہدایات جاری کرے:

...... عَلٰى أَنْ لَا يُحْدِثُوا فِي مِصْرٍ مِنْ أَمْصَارِ الْمُسْلِمِينَ كَنِيسَةً وَلَا مُجْتَمَعًا لِضَلَالَاتِهِمْ وَلَا صَوْتَ نَاقُوسٍ وَلَا حَمْلَ خَمْرٍ وَلَا إِدْخَالَ خِنْزِيرٍ ....

''کسی شہر میں کنیسا یا اپنی گمراہیوں کی اجتماع گاہ نہ بنائیں، نہ ناقوس بجائیں، نہ شراب لائیں اور نہ اس میں خنزیر داخل کریں۔''

(کتاب الأمّ: 218/4)

نیز فرماتے ہیں:

لَوْ أَوْصَى بِثُلُثِ مَالِهِ أَوْ بِشَيْءٍ مِنْهُ يَبْنِي بِهِ كَنِيسَةً لِصَلَاةِ النَّصَارَى أَوْ يَسْتَأْجِرُ بِهِ خَدَمًا لِلْكَنِيسَةِ أَوْ يَعْمُرُ بِهِ الْكَنِيسَةَ أَوْ يَسْتَصْبِحُ بِهِ فِيهَا أَوْ يَشْتَرِي بِهِ أَرْضًا فَتَكُونُ صَدَقَةً عَلَى الْكَنِيسَةِ وَتَعْمُرُ بِهَا أَوْ مَا فِي هٰذَا الْمَعْنٰى كَانَتْ الْوَصِيَّةُ بَاطِلَةً .

''اگر عیسائی ثلث مال کی وصیت کرے، یا کچھ مال کی وصیت کرے کہ اس سے نصرانیوں کی عبادت کے لئے کنیسا بنایا جائے گا، یا پھر اس سے کنیسا کا خادم خریدا جائے گا، یا اس سے کنیسا آباد کیا جائے گا، یا ایسی زمین خریدی جائے گی، جو کنیسا پر صدقہ ہوگی اور اس میں آبادکاری کی جائے گی یا اس معنی میں کچھ بھی ہو، تو وصیت باطل ہوجائے گی۔''

(کتاب الأمّ: 225/4)

ابن ماجشون رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا تُحْدَثُ كَنِيسَةٌ فِي بَلَدِ الْإِسْلَامِ، وَإِمَّا اِنْ كَانُوا أَهْلُ ذِمَّةٍ مُنْقَطِعِينَ عَنْ بَلَدِ الْإِسْلَامِ لَيْسَ بَيْنَهُمْ مُسْلِمُونَ، فَذٰلِكَ لَهُمْ، وَلَهُمْ اِدْخَالُ الْخَمْرِ وَكَسْبِ الْخَنَازِيرِ، وَإِمَّا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ فَيُمْنَعُونَ مِنْ رَمِّ كَنَائِسِهِمُ الْقَدِيمَةِ إِذَا رَثَتْ، إِلَّا أَنْ يَّكُونَ ذٰلِكَ شَرْطًا فِي عَهْدِهِمْ فَيُوَفّٰى لَهُمْ، وَيُمْنَعُونَ مِنَ الزِّيَادَةِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ .

''بلادِ اسلام میں کنیسا نہیں بنایا جائے گا، ہاں اگر وہ ذمی ہوں، اسلامی شہر سے الگ رہتے ہوں، ان کے درمیان مسلمان نہ ہوں، تو اس میں ان کی مرضی ہے، وہ شراب لائیں یا خنزیر خریدیں۔ البتہ جب مسلمانوں کے درمیان رہیں تو ضروری ہے کہ پرانے کنیسے اگر ٹوٹ گئے ہوں، تو ان کی مرمت نہیں کی جائیگی، الا یہ کہ وہ معاہدے کی شرط ہو، تو پھر اس کو پورا کیا جائے گا، ان کو اس سے زائد بنانے سے منع کیا جائے گا، چاہے وہ زیادت ظاہری ہو یا باطنی۔''

(النّوادر والزّيادات على ما في المدوّنة للقيرواني المالكي : 376/3، الجامع لمسائل المدوّنة للصقلي : 441/15)

علامہ ماوردی (۴۵۰ھ) لکھتے ہیں:

لَا يَجُوزُ أَنْ يُحْدِثُوا فِي دَارِ الْإِسْلَامِ بَيْعَةً وَلَا كَنِيسَةً، فَإِنْ أَحْدَثُوهَا هُدِمَتْ عَلَيْهِمْ، وَيَجُوزُ أَنْ يَبْنُوا مَا اسْتُهْدِمَ مِنْ

بِيَعِهِمْ وَكَنَائِسِهِمْ الْعَتِيقَةِ .

''دارالاسلام میں نیا کلیسا یا کنیسا بنانا جائز نہیں، اگر وہ بنالیں، تو اسے منہدم کر دیا جائے گا، البتہ پرانے کلیسے یا کنیسے گر جائیں، تو وہ انہیں تعمیر کر سکتے ہیں۔''

(الأحكام السّلطانية، ص 226)

مزید فرماتے ہیں:

يُمْنَعُوا مِنْ إِحْدَاثِ الْبِيَعِ وَالْكَنَائِسِ فِي أَمْصَارِ الْمُسْلِمِينَ .

''یہود و نصاریٰ کو مسلمانوں کے شہروں میں نئے کلیسے اور گرجے بنانے سے منع کیا جائے گا۔''

(الحاوي الكبير : 320/14)

نیز فرماتے ہیں:

مَا فَتَحَهُ الْمُسْلِمُونَ عَنْوَةً مِنْ بِلَادِ الشِّرْكِ، فَلَا يَجُوزُ أَنْ يُصَالَحُوا عَلَى اسْتِئْنَافِ بِيَعٍ وَكَنَائِسَ فِيهَا، فَأَمَّا مَا تَقَدَّمَ مِنْ بِيَعِهِمْ وَكَنَائِسِهِمْ، فَمَا كَانَ مِنْهَا خَرَابًا عِنْدَ فَتْحِهَا لَمْ يَجُزْ أَنْ يُعَمِّرُوهُ، لِدُرُوسِهَا قَبْلَ الْفَتْحِ، فَصَارَتْ كَالْمَوَاتِ .

فَأَمَّا الْعَامِرُ مِنَ الْبِيَعِ وَالْكَنَائِسِ عِنْدَ فَتْحِهَا، فَفِي جَوَازِ إِقْرَارِهَا عَلَيْهِمْ إِذَا صُولِحُوا وَجْهَانِ ؛

أَحَدُهُمَا : يَجُوزُ إِقْرَارُهَا عَلَيْهِمْ لِخُرُوجِهَا عَنْ أَمْلَاكِهِمُ الْمَغْنُومَةِ، وَهُوَ الصَّحِيحُ، وَلِذَلِكَ أُقِرَّتِ الْبِيَعُ وَالْكَنَائِسُ

فِي بِلَادِ الْعَنْوَةِ .

وَالْوَجْهُ الثَّانِي : يَمْلِكُهَا الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِمْ، وَيَزُولُ عَنْهَا حُكْمُ الْبِيَعِ وَالْكَنَائِسِ وَتَصِيرُ مِلْكًا لَهُمْ مَغْنُومًا لَا حَقَّ فِيهَا لِأَهْلِ الذِّمَّةِ، لِأَنَّهُ لَيْسَ لِمَا ابْتَنَوْهُ مِنْهَا حُرْمَةٌ فَدَخَلَتْ فِي عُمُومِ الْمَغَانِمِ .

''اہل شرک کے جو علاقے مسلمانوں نے دشواری کے ساتھ فتح کیے، ایسے بلاد میں نئے کلیسے اور گرجے بنانے پر صلح کرنا جائز نہیں۔ لیکن جو کنیسے پہلے سے موجود ہوں، وہ اگر پرانے ہو گئے ہوں، تو ان کی مرمت نہیں کی جائے گی۔ یہ ویران علاقے کے حکم میں ہوں گے۔ البتہ فتح کے وقت جو پرانے کنیسے یا گرجے موجود ہوں، تو اگر ان سے صلح ہو جائے، تو ان کو باقی رکھنے کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں؛ ا۔ یہ معبد خانے باقی رکھے جائیں گے، کیونکہ یہ مسلمانوں کے مال غنیمت سے خارج ہیں۔ یہی صورت درست ہے۔ اسی لیے جن علاقوں کو دشواری کے ساتھ فتح کیا گیا ہے، ان میں بھی کلیسے اور کنیسے باقی رکھے گئے ہیں۔ ۲۔ ان کی ملکیت مسلمانوں کو حاصل ہو گی، ان سے گرجوں اور کنیسوں کا حکم ختم ہو جائے گا۔ یہ مسلمانوں کے مال غنیمت میں شامل ہوں گے۔ ذمیوں کا ان پر کوئی حق نہیں ہوگا۔ کیونکہ اہل ذمہ کی تعمیر شدہ عمارتوں کی کوئی حرمت نہیں، لہذا یہ مال غنیمت میں ہی شامل ہوں گی۔''

(الحاوي الكبير : 14/321-322)

نیز فرماتے ہیں:

إِنْ قِيلَ : فَقَدْ نَرٰى فِي هٰذِهِ الْأَمْصَارِ بِيَعًا وَكَنَائِسَ كَالْبَصْرَةِ وَالْكُوفَةِ وَبَغْدَادَ، وَهُوَ مِصْرٌ إِسْلَامِيٌّ بَنَاهُ الْمَنْصُورُ .

قُلْنَا : إِنْ عَلِمْنَا أَنَّهَا أُحْدِثَتْ وَجَبَ هَدْمُهَا، وَإِنْ عَلِمْنَا أَنَّهَا كَانَتْ قَدِيمَةً فِي الْمِصْرِ قَبْلَ إِنْشَائِهِ لِأَنَّ النَّصَارٰى قَدْ كَانُوا يَبْنُونَ صَوَامِعَ، وَدِيَارَاتٍ، وَبِيَعًا فِي الصَّحَارِي يَنْقَطِعُونَ إِلَيْهَا، فَتُقَرُّ عَلَيْهِمْ، وَلَا تُهْدَمُ، وَإِنْ أَشْكَلَ أَمْرُهَا، أُقِرَّتِ اسْتِصْحَابًا، لِظَاهِرِ حَالِهَا .

''اگر کہا جائے کہ ہم ان شہروں میں کئی کلیسے اور کنیسے دیکھتے ہیں، جیسا کہ بصرہ کوفہ اور بغداد وغیرہ میں ہیں اور یہ اسلامی شہر ہیں، جن کو بادشاہ منصور نے بنایا ہے۔ ہم کہیں گے: اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ ان کو بعد میں بنایا گیا ہے، تو ان کو گرانا واجب ہوگا اور اگر یہ شہر بسانے سے پہلے موجود تھے، کیونکہ نصرانی پادری اپنے صوامع، گرجے وغیرہ صحراؤں میں بناتے تھے اور دنیا سے کٹ کر ان میں بیٹھتے تھے۔ تو انہیں قائم رکھا جائے گا، منہدم نہیں کیا جائے گا۔ اگر ان کی تعمیر کا صحیح وقت معلوم نہ ہو سکے، تو ان کو ظاہری حالت پر قائم رکھا جائے گا، استصحاب کے طور پر۔''

(الحاوي الكبير : 321/14)

قاضی ابو یعلی ابن فراء (۴۵۸ھ) فرماتے ہیں:

لَا يَجُوزُ أَنْ يُحْدِثُوا فِي دَارِ الْإِسْلَامِ بِيْعَةً وَلَا كَنِيسَةً، فَإِنْ

أَحْدَثُوهَا هُدِمَتْ عَلَيْهِمْ .

''یہ جائز نہیں ہے کہ یہود ونصاریٰ دار الاسلام میں کوئی کلیسا یا کنیسا بنائیں، اگر وہ بنائیں گے، تو اسے گرادیا جائے گا۔''

(الأحكام السّلطانية، ص161)

علامہ سبکی، علامہ رویانی (۵۰۲ھ) سے نقل کرتے ہیں:

لَوْ صَالَحَهُمْ عَلَى التَّمْكِينِ مِنْ إِحْدَاثِهَا فَالْعَقْدُ بَاطِلٌ .

''اگر کوئی حاکم ان سے گرجے بنانے کی اجازت پر صلح کرلے، تو یہ عقد باطل ہوگا۔''

(فتاوى السّبكي : 405/2)

علامہ ابن قدامہ حنبلی رحمہ اللہ (۶۲۰ھ) فرماتے ہیں:

أَمْصَارُ الْمُسْلِمِينَ عَلٰى ثَلَاثَةِ أَقْسَامٍ؛ أَحَدُهَا : مَا مَصَّرَهُ الْمُسْلِمُونَ، كَالْبَصْرَةِ وَالْكُوفَةِ وَبَغْدَادَ وَوَاسِطَ، فَلَا يَجُوزُ فِيهِ إِحْدَاثُ كَنِيسَةٍ وَلَا بِيعَةٍ وَلَا مُجْتَمَعٍ لِصَلَاتِهِمْ، وَلَا يَجُوزُ صُلْحُهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ ...... وَلِأَنَّ هٰذَا الْبَلَدَ مِلْكٌ لِلْمُسْلِمِينَ، فَلَا يَجُوزُ أَنْ يَبْنُوا فِيهِ مَجَامِعَ لِلْكُفْرِ، وَمَا وُجِدَ فِي هٰذِهِ الْبِلَادِ مِنَ الْبِيَعِ وَالْكَنَائِسِ، مِثْلُ كَنِيسَةِ الرُّومِ فِي بَغْدَادَ، فَهٰذِهِ كَانَتْ فِي قُرٰى أَهْلِ الذِّمَّةِ، فَأُقِرَّتْ عَلٰى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ، الْقِسْمُ الثَّانِي : مَا فَتَحَهُ الْمُسْلِمُونَ عَنْوَةً، فَلَا يَجُوزُ إِحْدَاثُ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فِيهِ؛ لِأَنَّهَا صَارَتْ مِلْكًا لِلْمُسْلِمِينَ ....

''مسلمانوں کے شہر تین اقسام پر ہیں: ایک وہ، جن کو مسلمانوں نے آباد کیا ہو، جیسے بصرہ، کوفہ، بغداد اور واسط۔ ان میں کوئی کلیسا، گرجا اور ان کی اجتماعی عبادت گاہ بنانا جائز نہیں۔ ان شرائط پر صلح بھی جائز نہیں۔...... کیوں کہ یہ ملک مسلمانوں کی ملکیت ہیں۔ تو ان میں کفار کی اجتماع گاہیں بنانا جائز نہیں۔ ان ممالک میں جو کنیسے پائے جاتے ہیں، جیسا کہ بغداد میں روم کا کنیسہ، تو یہ ذمیوں کی بستیاں تھیں، سو ان کو قائم رکھا گیا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ جس علاقے کو مسلمانوں نے دشواری کے ساتھ فتح کیا ہو، اس میں کلیسا یا گرجا بنانا جائز نہیں، کیوں کہ وہ اب مسلمانوں کی ملکیت ہیں۔''

(المغني : 9/354-255)

علامہ سبکی، علامہ رافعی (۶۲۳ھ) سے نقل کرتے ہیں:

اَلْبِلَادُ الَّتِي أَحْدَثَهَا الْمُسْلِمُونَ كَبَغْدَادَ وَالْكُوفَةِ وَالْبَصْرَةِ فَلَا يُمَكَّنُ أَهْلُ الذِّمَّةِ مِنْ إِحْدَاثِ بَيْعَةٍ وَكَنِيسَةٍ وَصَوْمَعَةِ رَاهِبٍ.
قُلْت : ذٰلِكَ مُجْمَعٌ عَلَيْهِ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

''وہ شہر، جو مسلمانوں نے آباد کیے ہیں، جیسے بغداد، کوفہ اور بصرہ، تو ذمی لوگ ان شہروں میں کوئی گرجا، کنیسا یا راہب کی عبادت گاہ نہیں بنا سکتے۔ میں (سبکی) کہتا ہوں: اس پر تو اجماع ہے، واللہ اعلم!''

(فتاوی السّبکي : 2/405)

مزید نقل کرتے ہیں:

مَا فُتِحَ عَنْوَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا كَنِيسَةٌ أَوْ كَانَتْ وَانْهَدَمَتْ أَوْ

هَدَمَهَا الْمُسْلِمُونَ وَقْتَ الْفَتْحِ أَوْ بَعْدَهُ فَلَا يَجُوزُ لَهُمْ بِنَاؤُهَا، قُلْتُ: لَا نَعْرِفُ فِي ذَلِكَ خِلَافًا .

''جو علاقہ دشواری کے ساتھ فتح کیا جائے، اس میں اگر کنیسا نہ ہو، یا ہو مگر منہدم کر دیا گیا ہو، یا اس کو مسلمانوں نے فتح کے وقت یا بعد میں منہدم کر دیا ہو، تو اس کو بنانا جائز نہیں ہے۔ میں (سبکی) کہتا ہوں: ہمارے مطابق اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔''

(فتاوى السّبكي: 410/2)

علامہ قرافی مالکی رحمہ اللہ (۶۸۴ھ) فرماتے ہیں:

اَلْكَنَائِسُ لَا يُمَكَّنُونَ مِنْ بِنَائِهَا فِي بَلَدٍ بَنَاهَا الْمُسْلِمُونَ أَوْ مَلَكُوهَا عَنْوَةً وَيَجِبُ نَقْضُ كَنَائِسِهَا فَإِنْ فُتِحَتْ صُلْحًا عَلٰى أَنْ يَسْكُنُوهَا بِالْخَرَاجِ وَرِقَابُ الْأَبْنِيَةِ لِلْمُسْلِمِينَ وَشَرَطُوا إِبْقَاءَ كَنِيسَةٍ جَازَ وَإِنْ شَرَطُوا الدَّارَ لَهُمْ وَعَلَيْهِمْ خَرَاجٌ وَلَا تُنْقَضُ الْكَنَائِسُ فَذٰلِكَ لَهُمْ ثُمَّ يُمْنَعُونَ مِنْ رَمِّهَا .

''نصاریٰ کو ایسے علاقوں میں کنیسے بنانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی، جو مسلمانوں نے بنائے ہوں یا انہیں مسلمانوں نے دشواری کے ساتھ فتح کیا ہو، وہاں ان کے کنیسوں کو گرانا واجب ہو جاتا ہے، اگر وہ شرط یعنی صلح کے طور پر ان علاقوں میں رہیں گے، تو خراج دیں گے اور ان کی عمارات کا نظام مسلمانوں کے ہاتھ ہوگا۔ اگر وہ شرط لگائیں کہ ان کا کنیسا باقی رکھا جائے،

تو جائز ہے اور اگر شرط لگائیں کہ ملکیت انہیں حاصل ہوگی اور وہ اس کے بدلے خراج دیں گے اور کنیسے گرائے نہیں جائیں گے، تو یہ بھی ان کے لئے جائز ہے۔ البتہ ان کو کنیسوں کی نئی تعمیر سے روکا جائے گا۔''

(الذّخيرة: 458/3)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا مَا أُحْدِثَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِنَّهٗ يَجِبُ إِزَالَتُهٗ، وَلَا يُمَكَّنُونَ مِنْ إِحْدَاثِ الْبِيَعِ وَالْكَنَائِسِ ...... وَهٰذَا مَذْهَبُ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ فِي الْأَمْصَارِ، وَمَذْهَبُ جُمْهُورِهِمْ فِي الْقُرٰى، وَمَا زَالَ مَنْ يُّوَفِّقُهُ اللّٰهُ مِنْ وُلَاةِ أُمُورِ الْمُسْلِمِينَ يُنْفِذُ ذٰلِكَ وَيَعْمَلُ بِهٖ .

''جو گرجے فتح کے بعد بنائے گئے ہوں، ان کو ختم کرنا واجب ہے۔ یہود ونصاریٰ کو نیا کلیسا یا کنیسا بنانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔...... یہ شہروں کے متعلق ائمہ اربعہ کا مذہب ہے اور جمہور کا مذہب ہے کہ بستیوں میں بھی یہی حکم ہوگا، اللہ کی توفیق سے ہمیشہ سے حکمران اس حکم کو نافذ کرتے رہے ہیں اور اس پر عمل کرتے رہے ہیں۔''

(مسألة في الكنائس، ص 145-146)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے فتویٰ لیا گیا کہ کیا گرجا گھروں کو بند (سیل) کرنا مسلمانوں کی طرف سے ظلم ہوگا؟ تو شیخ الاسلام فرماتے ہیں:

أَمَّا دَعْوَاهُمْ أَنَّ الْمُسْلِمِينَ ظَلَمُوهُمْ فِي إِغْلَاقِهَا فَهٰذَا كِذْبٌ مُّخَالِفٌ لِأَهْلِ الْعِلْمِ، فَإِنَّ عُلَمَاءَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ أَهْلِ

الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ : مَذْهَبِ أَبِي حَنِيفَةَ، وَمَالِكٍ، وَالشَّافِعِيِّ، وَأَحْمَدَ، وَغَيْرَهُمْ مِنَ الْأَئِمَّةِ، كَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، وَالْأَوْزَاعِيِّ، وَاللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، وَغَيْرِهِمْ، وَمَنْ قَبْلَهُمْ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ، مُتَّفِقُونَ عَلٰى أَنَّ الْإِمَامَ لَوْ هَدَمَ كُلَّ كَنِيسَةٍ بِأَرْضِ الْعَنْوَةِ كَأَرْضِ مِصْرَ وَالسَّوَادِ بِالْعِرَاقِ، وَبَرِّ الشَّامِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ، مُجْتَهِدًا فِي ذٰلِكَ، وَمُتَّبِعًا فِي ذٰلِكَ لِمَنْ يَرٰى ذٰلِكَ، لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ ظُلْمًا مِّنْهُ؛ بَلْ تَجِبُ طَاعَتُهٗ فِي ذٰلِكَ .

وَإِنِ امْتَنَعُوا عَنْ حُكْمِ الْمُسْلِمِينَ لَهُمْ، كَانُوا نَاقِضِينَ الْعَهْدِ، وَحَلَّتْ بِذٰلِكَ دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ .

’’باقی رہا ان کا یہ دعوی کہ مسلمانوں نے گرجا گھروں کو سیل کر کے ظلم کیا ہے۔تو یہ جھوٹ ہے اور اہل علم کی مخالفت ہے، کیونکہ مذاہب اربعہ کے مسلمان جیسے امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ وغیرہم نیز امام سفیان ثوری، اوزاعی، لیث بن سعد رحمہم اللہ سب اس پر متفق ہیں کہ اگر امام دشواری کے ساتھ فتح کیے ہوئے علاقے کے سب کنیسے گرا دے، جیسے مصر اور عراق، اسی طرح شام وغیرہ۔ وہ اس میں مجتہد ہو، اپنی رائے کا پابند ہو کر ایسا کر دے، تو وہ ظالم نہیں ہوگا، بلکہ اس سلسلے میں اس کی اطاعت کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ اگر یہود و نصاریٰ مسلمانوں کو ایسا کرنے سے منع کریں، تو ان کا معاہدہ ختم ہو جائے گا، اس سے ان کے خون اور مال حلال ہو جائیں گے۔‘‘

(مسألة في الكنائس، ص101-102)

نیز فرماتے ہیں:

اِنَّ هَدْمَ كَنَائِسِ الْعَنْوَةِ جَائِزٌ، إِذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ ضَرَرٌ عَلَى الْمُسْلِمِينَ .

''دشواری سے فتح کیے گئے علاقوں میں کنیسے گرانا جائز ہے، بشرطیکہ اس میں مسلمانوں کے لئے ضرر نہ ہو۔''

(مسألة في الكنائس، ص 123)

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا سوال اور اس کا جواب ملاحظہ ہو:

سُئِلَ عَنْ نَصْرَانِيٍّ قِسِّيسٍ بِجَانِبِ دَارِهِ سَاحَةٌ بِهَا كَنِيسَةٌ خَرَابٌ لَا سَقْفَ لَهَا وَلَمْ يَعْلَمْ أَحَدٌ مِنْ الْمُسْلِمِينَ وَقْتَ خَرَابِهَا، فَاشْتَرَى الْقِسِّيسُ السَّاحَةَ وَعَمَّرَهَا وَأَدْخَلَ الْكَنِيسَةَ فِي الْعِمَارَةِ وَأَصْلَحَ حِيطَانَهَا وَعَمَّرَهَا وَبَقِيَ يَجْمَعُ النَّصَارٰى فِيهَا وَأَظْهَرُوا شِعَارَهُمْ وَطَلَبَهٗ بَعْضُ الْحُكَّامِ فَتَقَوّٰى وَاعْتَضَدَ بِبَعْضِ الْأَعْرَابِ وَأَظْهَرَ الشَّرَّ .

فَأَجَابَ :

لَيْسَ لَهٗ أَنْ يُحْدِثَ مَا ذَكَرَهُ مِنْ الْكَنِيسَةِ وَإِنْ كَانَ هُنَاكَ آثَارُ كَنِيسَةٍ قَدِيمَةٍ بِبَرِّ الشَّامِ فَإِنَّ بَرَّ الشَّامِ فَتَحَهُ الْمُسْلِمُونَ عَنْوَةً وَمَلَكُوا تِلْكَ الْكَنَائِسَ؛ وَجَازَ لَهُمْ تَخْرِيبُهَا بِاتِّفَاقِ الْعُلَمَاءِ وَإِنَّمَا تَنَازَعُوا فِي وُجُوبِ تَخْرِيبِهَا، وَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يُعَاوِنَهٗ

عَلٰى إِحْدَاثِ ذٰلِكَ وَيَجِبُ عُقُوبَةُ مَنْ أَعَانَهُ عَلٰى ذٰلِكَ، وَأَمَّا الْمُحْدِثُ لِذٰلِكَ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَإِنَّهُ فِي أَحَدِ قَوْلَيْ الْعُلَمَاءِ يُنْتَقَضُ عَهْدُهُ وَيُبَاحُ دَمُهُ وَمَالُهُ؛ لِأَنَّهُ خَالَفَ الشُّرُوطَ الَّتِي شَرَطَهَا عَلَيْهِمْ الْمُسْلِمُونَ وَشَرَطُوا عَلَيْهِمْ أَنَّ مَنْ نَقَضَهَا فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ مِنْهَا مَا يُبَاحُ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

''سوال:

ایک نصرانی پادری کے گھر کے نزدیک میدان تھا، جس میں ایک خراب کنیسا تھا۔اس کی چھت نہیں تھی، اس کے خراب ہونے کا کسی مسلمان کو پتہ نہیں تھا۔تو پادری نے وہ میدان خرید کراس کو آباد کردیا اور کنیسا کو عمارت میں داخل کردیا، اس کی دیواروں کو درست کیا اور اس میں آبادکاری کی، نصرانی اس میں جمع ہوکر اپنے شعار بلند کرنے لگے، اس کو بعض حکام نے بلوایا تو وہ قوت کا مظاہرہ کرنے لگا، بعض اعرابیوں کو اپنے ساتھ ملالیا اور شرکا اظہار کرنے لگا۔

تو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے جواب دیا:

پادری کے لئے یہاں کنیسا بنانا جائز نہیں، اگر چہ اس میں پرانے کنیسے کے آثار موجود ہوں، کیوں کہ یہ شام کی خشک زمین پر ہے اور اس کو مسلمانوں نے دشواری کے ساتھ فتح کیا تھا، یہ ان کی ملکیت تھی۔تو مسلمانوں کے لئے ان کنیسوں کو ختم کرنا جائز تھا، اس پر مسلمانوں کا اتفاق ہے۔اگر چہ اس میں اختلاف ہے کہ آیا اس کو گرانا واجب ہے یا نہیں۔کسی کے لئے جائز نہیں ہے کہ اس پادری کی معاونت کرے، جو ایسا کرے گا اس پر عقوبت واجب ہوگی۔

اگر یہ کام کرنے والا کوئی ذمی ہوگا، تو علما کے ایک قول کے مطابق اس کا عہد ختم ہو جائے گا، اس کا خون اور مال مباح ہو جائے گا۔ کیوں کہ اس نے ان شرائط کی مخالفت کی ہے، جو مسلمانوں نے اس پر عائد کی ہیں۔ مسلمانوں نے ان پر شرط لگائی تھی کہ جس نے عہد توڑ دیا اس پر وہ سب احکام لاگو ہوں گے، جو اہل حرب پر ہوتے ہیں۔''

(مَجموع الفتاوی : 647/28)

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

يُمْنَعُ أَهْلُ الذِّمَّةِ مِنْ ابْتِدَاءِ إِحْدَاثِ كَنِيسَةٍ فِي دَارِ الْإِسْلَامِ وَلَا يُمْنَعُونَ مِنْ اسْتِدَامَتِهَا .

''ذمیوں کو دار الاسلام میں نیا کنیسا بنانے سے منع کیا جائے گا، البتہ پہلے کنیسے کو باقی رکھنے سے منع نہیں کیا جائے گا۔''

(إعلام المؤقعين عن ربّ العالمين : 246/2)

علامہ سبکی (۷۵۶ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّ بِنَاءَ الْكَنِيسَةِ حَرَامٌ بِالْإِجْمَا عِ، وَكَذَا تَرْمِيمُهَا وَكَذٰلِكَ قَالَ الْفُقَهَاءُ : لَوْ وَصّٰى بِبِنَاءِ كَنِيسَةٍ فَالْوَصِيَّةُ بَاطِلَةٌ؛ لِأَنَّ بِنَاءَ الْكَنِيسَةِ مَعْصِيَةٌ وَكَذَا تَرْمِيمُهَا وَلَا فَرْقَ بَيْنَ أَنْ يَكُونَ الْمُوَصِّي مُسْلِمًا أَوْ كَافِرًا، وَكَذَا لَوْ وَقَفَ عَلٰى كَنِيسَةٍ كَانَ الْوَقْفُ بَاطِلًا مُسْلِمًا كَانَ الْوَاقِفُ أَوْ كَافِرًا فَبِنَاؤُهَا وَإِعَادَتُهَا

وَتَرْمِيمُهَا مَعْصِيَةٌ مُسْلِمًا كَانَ الْفَاعِلُ لِذٰلِكَ أَوْ كَافِرًا هٰذَا شَرْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''کنیسا بنانا یا اس کی مرمت کرنا بالا جماع حرام ہے۔فقہاء کہتے ہیں: اگر کوئی شخص کنیسا بنانے کی وصیت کرے، تو اس کی وصیت باطل ہوگی۔ کیوں کہ کنیسا بنانا یا اس کی مرمت کرنا معصیت ہے۔تو اس میں کوئی فرق نہیں ہے کہ وصیت کرنے والا مومن ہو یا کافر ہو، اسی طرح کنیسے کے لئے وقف باطل ہوگا، ایسا کرنے والا خواہ مسلمان ہو یا کافر۔ اسی طرح کنیسا بنانا، اس کی مرمت کرنا وغیرہ بھی حرام ہے، ایسا کرنے والا چاہے مسلمان ہو یا کافر۔''

(فتاوى السّبكي : 369/2)

نیز لکھتے ہیں:

إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ قَطُّ شَرْعٌ يُسَوَّغُ فِيهِ لِأَحَدٍ أَنْ يَبْنِيَ مَكَانًا يَكْفُرُ فِيهِ بِاللّٰهِ فَالشَّرَائِعُ كُلُّهَا مُتَّفِقَةٌ عَلٰى تَحْرِيمِ الْكُفْرِ وَيَلْزَمُ مِنْ تَحْرِيمِ الْكُفْرِ تَحْرِيمُ إِنْشَاءِ الْمَكَانِ الْمُتَّخَذِ لَهُ وَالْكَنِيسَةُ الْيَوْمَ لَا تُتَّخَذُ إِلَّا لِذٰلِكَ وَكَانَتْ مُحَرَّمَةً مَعْدُودَةً مِنْ الْمُحَرَّمَاتِ فِي كُلِّ مِلَّةٍ، وَإِعَادَةُ الْكَنِيسَةِ الْقَدِيمَةِ كَذٰلِكَ؛ لِأَنَّهَا إِنْشَاءُ بِنَاءٍ لَهَا وَتَرْمِيمُهَا أَيْضًا كَذٰلِكَ؛ لِأَنَّهُ جُزْءٌ مِنْ الْحَرَامِ وَلِأَنَّهُ إِعَانَةٌ عَلَى الْحَرَامِ فَمَنْ أَذِنَ فِي حَرَامٍ وَمَنْ أَحَلَّهُ فَقَدْ أَحَلَّ حَرَامًا .

''ایسی کوئی شریعت کبھی نہیں رہی کہ جس میں کسی شخص کے لئے ایسا مکان بنانا

جائز رکھا گیا ہو، جس مکان میں اللہ کے ساتھ کفر کیا جا رہا ہو، تمام شریعتوں کا اتفاق ہے کہ کفر کرنا حرام ہے۔ تو کفر کے حرام ہونے سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ ایسا مکان نہ بنایا جائے، جس میں کفر ہو رہا ہو، تو آج کل کنیسے کفر کے لئے ہی بنائے جاتے ہیں۔ یہ حرام ہیں اور ہر ملت میں حرام سمجھے جاتے رہے ہیں۔ اسی طرح پرانے کنیسے کو دوبارہ بنانے اور ان کی مرمت کا بھی یہی حکم ہے۔ کیوں کہ یہ حرام کا جزو اور حرام کام پر تعاون ہے۔ جو اس کی اجازت دے گا، حرام کا مرتکب ہوگا اور جو اسے حلال سمجھے گا، اس نے گویا حرام کو حلال سمجھ لیا۔''

(فتاوی السّبكي : 370/2)

مزید لکھتے ہیں:

إِنَّمَا اخْتَلَفَ الْفُقَهَاءُ فِي كَوْنِهِمْ يُمْنَعُونَ مِنَ التَّرْمِيمِ وَالْإِعَادَةِ أَوْ لَا يُمْنَعُونَ فَالَّذِي يَقُولُ لَا يُمْنَعُونَ لَا يَقُولُ بِأَنَّهُمْ مَأْذُونٌ لَهُمْ وَلَا أَنَّهُ حَلَالٌ لَهُمْ جَائِزٌ .

''فقہا کا اس میں اختلاف ہے کہ کنیسے کی مرمت اور اعادہ سے منع کیا جائے گا یا نہیں کیا جائے گا؟ تو جو کہتے ہیں کہ منع نہیں کیا جائے گا، وہ بھی کہتے ہیں کہ اس کی اجازت نہیں دی جائے گی اور نہ ان کے لئے یہ جائز ہیں۔''

(فتاوی السّبكي : 370/2)

مزید لکھتے ہیں:

كُلُّ مَا أُحْدِثَ مِنْهَا بَعْدَ الْفَتْحِ فَهُوَ مُنْهَدِمٌ بِالْإِجْمَاعِ فِي الْأَمْصَارِ، وَكَذَا فِي غَيْرِ الْأَمْصَارِ خِلَافًا لِأَبِي حَنِيفَةَ، وَكُلُّ

مَا كَانَ قَبْلَ الْفَتْحِ وَبَعْدَ النَّسْخِ وَالتَّبْدِيلِ هُوَ الَّذِي يَتَكَلَّمُ الْفُقَهَاءُ فِي تَقْرِيرِهِ إِذَا شُرِطَ يَجُوزُ الشَّرْطُ وَكُلُّ مَا كَانَ قَبْلَ النَّسْخِ وَالتَّبْدِيلِ لَمْ أَرَ لِلْفُقَهَاءِ فِيهِ كَلَامًا .

''فتح کے بعد جوبھی کنیسا وغیرہ بنایا جائے گا، اس کو بالا جماع منہدم کر دیا جائے گا، شہروں میں ہو یا دیہاتوں میں، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے علاوہ سب کا یہی مذہب ہے اور جو کنیسے منسوخیت کے بعد بنائے گئے ہوں، البتہ شہر فتح ہونے سے پہلے موجود ہوں، تو اس بارے میں فقہا نے کلام کیا ہے کہ مفتوحین ان کو باقی رکھنے کی شرط لگا لیں، تو اس شرط کا پاس رکھنا ضروری ہے۔ جو کنیسے منسوخیت سے پہلے موجود ہیں، ان کے متعلق فقہا کا کوئی کلام میں نے نہیں سنا۔''

(فتاوی السّبکي : 370/2)

نیز لکھتے ہیں:

إِذَا جَرَتْ أَحْكَامُ الْإِسْلَامِ وَإِنْ انْفَرَدَ فِيهِ الْكُفَّارُ فَلَا وَجْهَ لِإِحْدَاثِ كَنِيسَةٍ فِيهِ أَصْلًا .

''جس علاقے میں اسلام نافذ ہو چکا ہو، اب اگر چہ وہاں صرف کفار ہی رہتے ہوں، وہاں نیا گرجا گھر بنانا قطعاً جائز نہیں۔''

(فتاوی السّبکي : 413/4)

اسی طرح فرماتے ہیں:

قَدْ عَرَّفْتُكَ أَنَّ أَصْلَ الْكَنَائِسِ عَلَى الْمَنْعِ لِأَنَّهَا مِنْ الْمُنْكَرَاتِ الْمُحَرَّمَاتِ فَمَنِ ادَّعٰى جَوَازَ التَّقْرِيرِ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْهَا هُوَ

الْمُحْتَاجُ إِلَى الدَّلِيلِ، وَنَحْنُ إِنَّمَا نَذْكُرُ مَا نَذْكُرُهُ مِنْ الْأَحَادِيثِ وَالْآثَارِ وَالشُّرُوطِ تَأْكِيدًا.

''میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ کنیسوں میں اصل ممانعت ہے، کیوں کہ یہ حرام ہیں، جو ان کے جواز کا دعوی کرتا ہے، تو اس سے دلیل طلب کی جائے گی، ہم نے احادیث وآثار اور شروط تاکید کے لئے ذکر کر دیئے ہیں۔''

(فتاوی السّبكي: 387/2)

نیز لکھتے ہیں:

إِنَّ الْكَنَائِسَ الْحَادِثَةَ فِي الْإِسْلَامِ لَا تَبْقٰى فِي الْأَمْصَارِ إِجْمَاعًا وَلَا فِي الْقُرٰى عِنْدَ أَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ، وَقَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ بِإِبْقَائِهَا فِي الْقُرٰى بَعِيدٌ لَا دَلِيلَ عَلَيْهِ.

''نئے کنیسے جو آمد اسلام کے بعد بنائے گئے ہیں، شہروں میں باقی نہیں رکھے جائیں گے، اس پر اجماع ہے۔ اسی طرح بستیوں میں بھی اکثر علما کے نزدیک قائم نہیں رکھے جائیں گے، امام ابوحنیفہ کا قول جو ان کو باقی رکھنے کا ہے، بعید ہے، اس پر کوئی دلیل قائم نہیں ہے۔''

(فتاوی السّبكي: 388/2)

نیز فرماتے ہیں:

هٰذَا هُوَ الْحَقُّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَا قَدَّمْت مِنْ أَنَّهٗ مَعْصِيَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَنَا أَنْ نُمَكِّنَهُمْ مِنْهُ مِنْ غَيْرِ شَرْطٍ.

''ان شاءاللہ یہی حق بات ہے۔ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں کہ یہ معصیت ہے،

تو ہمارے لئے حلال نہیں ہے کہ ہم ان کو بغیر کسی شرط کے ایسا مکان بنانے کی اجازت دیں۔‘‘

(فتاوى السّبكي : 415/2)

علامہ دمامینی مالکی رحمہ اللہ (۸۲۷ھ) فرماتے ہیں:

اَلَّذِي بِهِ الْفَتْوٰى عِنْدَ الْمَالِكِيَّةِ : أَنَّ لِأَهْلِ الْعَنْوَةِ إِحْدَاثَ كَنِيسَةٍ إِنْ شُرِطَ لَهُمْ ذٰلِكَ، وَإِلَّا فَلَا .

’’مالکیہ کا فتوی یہ ہے کہ جو علاقہ دشواری کے ساتھ فتح کیا جائے، اس میں نیا کلیسا تب بنایا جائے گا، جب ان سے صلح کی شرط میں شامل ہو، اگر نہ ہو، تو پھر نہیں۔‘‘

(مصابيح الجامع : 134/2)

علامہ زکریا بن محمد انصاری شافعی رحمہ اللہ (۹۲۶ھ) فرماتے ہیں:

اَلْوَقْفُ عَلَى الْكَنَائِسِ الَّتِي لِلتَّعَبُّدِ لَمْ يَصِحَّ وَلَوْ كَانَ الْوَقْفُ مِنْ ذِمِّيٍّ لِأَنَّهٗ أَعَانَةٌ عَلٰى مَعْصِيَةٍ، وَسَوَاءٌ فِيهِ إِنْشَاءُ الْكَنَائِسِ وَتَرْمِيمُهَا، مَنَعْنَا التَّرْمِيمَ، أَوْ لَمْ نَمْنَعْهُ .

’’کنیسے جو عبادت کے لئے بنائے جاتے ہیں، وہاں وقف کرنا جائز نہیں، اگرچہ ذمی ہی وقف کرے، کیوں کہ یہ معصیت پر تعاون ہے، اس معصیت میں نیا کنیسا بنانا یا اس کی مرمت کرنا دونوں شامل ہے، خواہ ہم نے مرمت سے منع کیا ہو یا نہ کیا ہو۔‘‘

(أسنَى المَطالب : 460/2)

احناف اور غیر مسلم عبادت گاہیں:

امام محمد بن حسن شیبانی کہتے ہیں:

لَا يَنْبَغِي أَنْ يَتْرُكُوا أَنْ يَبْنُوا بِيعَةً وَّلَا كَنِيسَةً وَّلَا بَيْتَ نَارٍ فِي مِصْرٍ مِنْ أَمْصَارِ الْمُسْلِمِينَ وَلَا فِي غَيْرِ مِصْرٍ مِنْ دَارِ الْمُسْلِمِينَ، وَإِنْ كَانَ لَهُمْ كَنِيسَةٌ أَوْ بِيعَةٌ أَوْ بَيْتُ نَارٍ فَصُولِحُوا عَلَيْهِ فَكَانَ ذٰلِكَ فِي غَيْرِ مِصْرٍ تُرِكَ ذٰلِكَ لَهُمْ، وَإِنِ انْهُدِمَ ذٰلِكَ تُرِكُوا أَنْ يُعِيدُوهُ، وَإِنِ اتَّخَذَ الْمُسْلِمُونَ فِي ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ مِصْرًا أَخَذُوا وَهُدِمَتْ بِيَعُهُمْ وَكَنَائِسُهُمْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ، وَتُرِكُوا أَنْ يَبْنُوا مِثْلَهَا فِي غَيْرِ الْمِصْرِ، وَبِهٰذَا الْقَوْلِ نَأْخُذُ.

''اہل کتاب کو اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ مسلمانوں کے شہروں یا بستیوں میں کوئی کلیسا، کنیسا یا آتش کدہ بناتے پھریں، اگر ان کا کوئی کلیسا، کنیسا یا آتش کدہ پہلے سے موجود ہو، پھر اس پر صلح ہو جائے اور وہ کسی بستی میں ہو، تو اس کلیسے، کنیسے یا آتش کدے کو چھوڑ دیا جائے گا۔ اگر وہ منہدم ہو چکا ہو، تو اس کو دوبارہ نہیں بنا سکتے۔ اگر مسلمان اس جگہ کوئی شہر بنا لیں، تو ان کے کلیسے اور گرجے اس جگہ سے گرا دیے جائیں گے اور وہ اگر شہر کے سوا کہیں پر ایسی چیز بنائیں، تو ان کو کچھ نہیں کہا جائے گا، ہم اسی قول پر فتوی دیتے ہیں۔''

(كتاب الأصل : 550/7)

علامہ نسفی لکھتے ہیں:

لَا تُحْدَثُ بِيعَةٌ وَلَا كَنِيسَةٌ فِي دَارِنَا.

''کوئی کلیسا یا کنیسا ہمارے ممالک میں نہیں بنایا جائے گا۔''

(کنز الدّقائق، ص 385)

فقہ حنفی میں ہے:

أَمْصَارُ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ؛ أَحَدُهَا : مَا مَصَّرَهُ الْمُسْلِمُونَ مِنْهَا، كَالْكُوفَةِ وَالْبَصْرَةِ وَبَغْدَادَ وَوَاسِطٍ، فَلَا يَجُوزُ فِيهَا إِحْدَاثُ بِيعَةٍ، وَلَا كَنِيسَةٍ وَّلَا مُجْتَمَعٍ لِصَلَوَاتِهِمْ وَلَا صَوْمَعَةٍ، بِإِجْمَاعِ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَلَا يَمْلِكُونَ فِيهِ شُرْبَ الْخَمْرِ وَاتِّخَاذَ الْخِنْزِيرِ وَضَرْبَ النَّاقُوسِ .

وَثَانِيهَا : مَا فَتَحَهُ الْمُسْلِمُونَ عَنْوَةً، فَلَا يَجُوزُ إِحْدَاثُ شَيْءٍ فِيهَا بِالْإِجْمَاعِ، وَمَا كَانَ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ هَدْمُهُ، وَلَوْ وَقَعَ الصُّلْحُ مُطْلَقًا لَا يَجُوزُ الْإِحْدَاثُ وَلَا يَتَعَرَّضُ لِلْقَدِيمَةِ، وَيُمْنَعُونَ مِنْ ضَرْبِ النَّاقُوسِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ وَاتِّخَاذِ الْخِنْزِيرِ بِالْإِجْمَاعِ .

''مسلمانوں کے شہر تین طرح کے ہوتے ہیں: جن کو مسلمانوں نے آباد کیا ہو، جیسے کوفہ، بصرہ، بغداد اور واسط ہوئے۔ ان میں نیا گرجا یا کنیسا بنانا جائز نہیں۔ اسی طرح کفار کی عبادت گاہ نہیں بنائی جائے گی۔ اس پر اہل علم کا اجماع ہے۔ اس شہر میں شراب، خنزیر کا کام نہیں کریں گے اور ناقوس نہیں بجائیں گے۔ دوسری قسم کے شہر وہ ہیں، جن کو مسلمانوں نے دشواری کے ساتھ فتح کیا ہو، اس میں بالاجماع کوئی نیا کلیسا یا کنیسا بنانا جائز نہیں۔ جو اس میں پہلے سے موجود

ہو،تو اس کو گرا دیا جائے گا۔ اگر مطلق طور پر صلح ہوجائے،تو نیا کنیسا بنانا جائز نہیں ہوگا اور پرانا گرانا جائز نہیں ہوگا، ان کو ناقوس بجانے سے منع کیا جائے گا،شراب سے روکا جائے اور خنزیر پالنے کی اجازت نہیں ہوگی،اس پر اجماع ہے۔''

(البِناية شرح الهداية للعيني : 256/7، البحر الرّائق لابن نجيم : 121/5)

درمختار میں ہے:

لَا يَجُوزُ أَنْ يُحْدِثَ بِيعَةً، وَلَا كَنِيسَةً وَلَا صَوْمَعَةً، وَلَا بَيْتَ نَارٍ، وَلَا مَقْبَرَةً وَلَا صَنَمًا حَاوِيٌّ فِي دَارِ الْإِسْلَامِ وَلَوْ قَرْيَةً .

''جائز نہیں ہے کہ کوئی کلیسا یا کنیسا یا راہب کے رہنے کی جگہ یا آتش کدہ یا مقبرہ بنایا جائے، نہ ہی دارالاسلام میں کوئی بت باقی رکھا جائے گا، اگرچہ وہ بستی ہی کیوں نہ ہو۔''

(الدُّرُّ المختار : 202/4)

علامہ ابن عابدین شامی (۱۲۵۲ھ) لکھتے ہیں:

لَا يَجُوزُ إِحْدَاثُ كَنِيسَةٍ فِي الْقُرٰى وَمَنْ أَفْتَى بِالْجَوَازِ فَهُوَ مُخْطِءٌ وَيُحْجَرُ عَلَيْهِ .

''بستیوں میں بھی نیا کنیسا بنانے کی اجازت نہیں ہے، جو اس کے جواز کا فتوی دیتا ہے، وہ مخطی ہے، اس کا فتوی چھوڑ دیا جائے گا۔''

(فتاویٰ شامی:202/4)

الحاصل:

اہل علم کا اتفاق ہے کہ اسلامی ریاست میں اہل کتاب کی عبادت گاہیں تعمیر کرنا ناجائز

اور حرام ہے۔ اس میں دو مسلمانوں کا بھی اختلاف نہیں۔ اسلامی مملکت میں گوردواروں اور مندروں کی تعمیر کی اجازت تو کجا، انہیں گرانا واجب ہے۔

❀❀❀❀❀❀❀